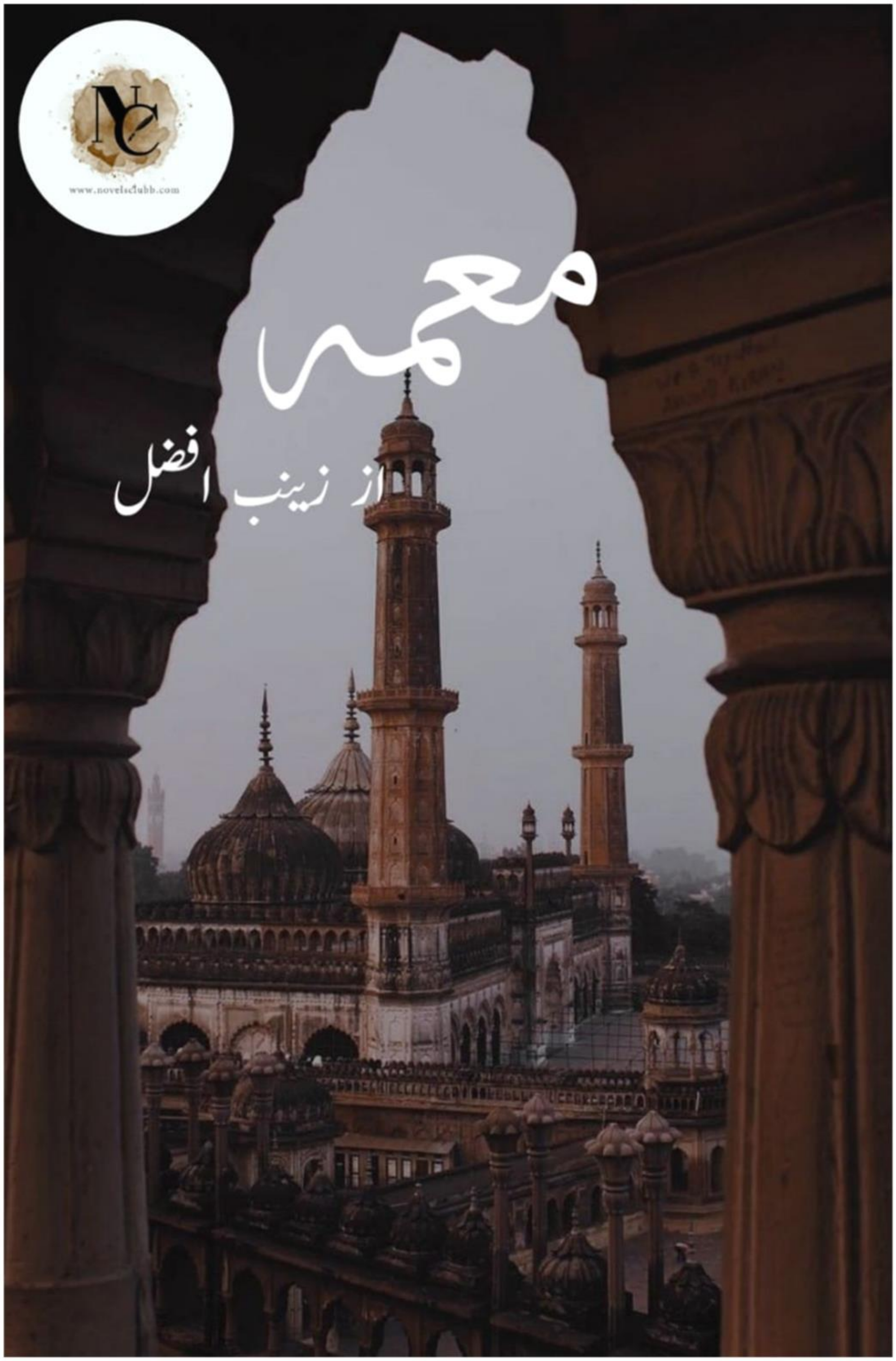
www.novelsclubb.com
معمہ
از زینب افضل

!السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

معمہ از زینب افضل

معمہ

باب :1 سماء

قسط 2

پتا نہیں کتنی عمر رفتہ باقی ہے اس زیست میں

www.novelsclubb.com

نظر آرہے ہیں اندھیرے کے پوشیدہ سائے ہر آر میں

لگتا ہے زندگی اب شام کو پہنچی مگر خوشبو باقی ہے پھولوں کے چمن میں

چمن کی ٹھنڈی ہوائیں ہیں آسماں کے گہرے سائے میں

بس انتظار میں ہوں اس سائے کے ابھرنے میں

آئے ابن حوا! چھوڑ دے غم دوراں

مہمان آ گئے لگتا تجھے لے جانے

مگر بند دروازے ہیں، بولنے سے قاصر ہیں

چمن کے پھول کھل رہے ہیں، ابھی تو جوانی کو بے قرار ہیں

یہ کیسا عالم ہے پرندے چہک رہے ہیں

لگتا ہے میں غافل ہوں

کیونکہ ابھی باقی ہے کچھ آنے میں

(از زینب افضل)

دوپہر کا کھانا کھا کر تقریباً تین بجے وہ لوگ گھر سے نکلے تھے۔ عائشہ بیگم ڈرائیو کر رہی تھیں۔ اس گھر کے ہر فرد کو ڈرائیونگ آتی تھی۔ سانی کو بخار تھا جبکہ ان کے ساتھ روحان بھی تھا۔ اگر اسے صفی عائشہ بیگم کی 'لے پالک اولاد' کہتا تو کچھ غلط نہ کہتا تھا۔ سیون سیٹر گاڑی میں وہ لوگ اس طرح بیٹھے تھے کہ سانی سب سے پچھلی والی سیٹ پر تکیہ رکھ کر خود

کو چادر میں چھپائے لیٹا تھا۔اس کی طبیعت واقعی 'خراب' تھی۔ جبکہ صفی کا کہنا تھا کہ یہ اس کے دل سے جو آہ نکلی تھی جب اس نے اسکے بغیر تین آئسکریم کے کپ کھائے تھے اس کا اثر ہے۔اسی سے آگے والی سیٹ پر بیچ میں صفی بیٹھا تھا جبکہ اس کے ایک بازو پر ماءل سو رہی تھی جبکہ روحان اس کی گود میں سر رکھے سکڑ کر لیٹا تھا۔سارے ایسے سو رہے تھے جیسے پورا دن محنت مزدوری کر کے آئے ہوں۔ دانین آگے بیٹھی تھی جبکہ اماں ڈرائیو کر رہی تھیں۔ وہ اسے ہی آگے بیٹھاتی تھیں جس کو نیند نا آئے۔ان کے مطابق اگر کوئی آگے سو جائے تو انھیں بھی نیند آجاتی تھی۔اماں اور دانین ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھیں جب انھیں سامنے چھلی کی ڑیڑی نظر آئی جبکہ اس کے پاس سنیکس کی دکانیں بھی تھیں۔ کہنے کو تو وہ بہت کچھ ساتھ لائے تھے۔عائشہ بیگم نے کنٹکی فرائے کی تھی۔ صفی نے میکرونی بنائی تھی۔ صفی نے تو اس بات پر شکر ادا کیا کہ جان چھٹی بیننگن سے۔اسکے علاوہ وہ لوگ بھر بھر کے مختلف چیپس وغیرہ صرف بمشکل دو گھنٹے کے صفر کے لیے لائے تھے۔

کھانے کے وہ لوگ خاصے شوقین تھے۔سانی کے مطابق وہ لوگ کھانے سے جیتے تھے،

جب خوش ہوتے تو کھانا کھاتے، جب اداس ہوتے تب کھانا کھاتے، جب پریشان ہوتے تو کھانا کھاتے۔

میکرونی تو گاڑی میں بیٹھتے ہی ختم کر دی تھی انھوں نے۔ اب اماں نے گاڑی سائڈ پر روکی۔ ان کا ارادہ چھپ کے چھلی کھانے کا تھا۔ ابھی وہ دونوں اترنے ہی والی تھیں کہ صفی کی آواز نے انکا گاڑی کے دروازے کی طرف بڑھتا ہاتھ روکا۔

"یار اماں میں بھی بیٹا ہوں آپ کا۔ ہنڈسم ہی صحیح لیکن ہوں اس کا ساگا ہوں نا۔ اکیلے اکیلے جا رہے کھانے۔ اب میرے لیے دو لے کر آئیے گا۔" صفی نے خفگی سے کہا۔ جس پر دانین اور اماں نے ہاں میں سر ہلایا لیکن ایسا ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ چھلی کھائیں اور ماءل، روحان اور سانی کو پتا نہ چلے؟ باری وہ تینوں بھی آٹھ گئے اور پھر صفی اور دانین مل کر سب کے لیے چھلی اور کولڈ ڈرنک لائے۔

"چلو صفی میاں آجاو ڈرائیونگ کرنے۔ تھک گئی میں۔ آجاء و شاباش۔" اماں نے صفی کے پر جوش چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس پر صفی نے مصنوعی جمائی لی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اماں نیند آ رہی بہت۔ اگر ہلکا سا جھونکا بھی آیا تو گاڑی سیدھی کھائی میں۔ اب ان سستی جانوں کی پرواتو مجھے نہیں ہے بلکہ ملک کا بوجھ ہی ہلکا ہو گا لیکن میری قیمتی جان کا کیا؟" صفی ڈرامائی انداز میں کہا جس پر اماں نے اسے گھورا۔

"تمیز سے انکار کر دیتے۔ پوری تشریح سنانے کی کیا ضرورت تھی۔ لائے اماں میں چلاءوں گاڑی سانی کی تو طبیعت خراب ہے۔" دانین نے گاڑی کی چابی لیتے ہوئے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

کچھ لمحے مزید سرکے تو باقی تینوں بھی آٹھ گئے۔ لیکن سانی ہنوز ویسے ہی لیٹا رہا البتہ اس نے اپنا سر بلینکٹ سے ہلکا سا نکالا ہوا تھا اور تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد چھینکے بھی آ رہی تھیں جس پر روحان یہ تبصرہ کرنا نا بھولا

"اللہ۔۔سانی بھیا ساری ہوا پولیوٹ (pollute) کر دی ہے۔" جس پر سانی نے ٹکا سا جواب دیا کہ

"تمہارے یہاں ہونے سے۔۔ لینڈ، آئر اور نوئز پلوشن(pollution) تینوں ہو رہیں ہیں اس لیے اپنی زبان منہ میں ہی رکھو وہیں پر اچھی لگتی ہے۔" جس پر صفی نے قہقہہ لگایا

۔

اسی طرح سفر گزار کر وہ لوگ آخر کار اپنی منزل پر پہنچے۔ ان لوگوں کا انھیں سرپرائز دینے کا ارادہ تھا۔ لکڑی کا بنا ہوا یہ گھر اپنی مثال آپ تھا۔ خوبصورت طرز کا بنا ہوا یہ گھر مری سے آگے آتا تھا۔ اسکے ارد گرد اور بھی گھر تھے جو ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔

ان لوگوں نے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔ گارڈ نے ہارن کی آواز پر ہلکا سا دروازہ کھولا اور گاڑی کو دیکھتے ہی تیزی سے پورا دروازہ کھولا۔ دانین نے گاڑی اندر پارک کی۔

"اس۔ا۔لام۔ علیکم۔۔۔ ماموں!!!۔" صفی نے اندر داخل ہوتے قدرے اونچی آواز میں ٹھہر کر کہا جیسے طلبہ استاد کو کرتے ہیں۔ اس کے ہی پیچھے سارے مسکراتے ہوئے آئے جبکہ سب سے پیچھے سانی اور دانین آئے۔ سانی خود پر اچھی طرح شال اوڑھی ہوئی تھی۔

سردی اور فلو کی وجہ سے اس کی ناک اور گال لال سرخ ہو رہے تھے جبکہ وہ ہر دو منٹ بعد اپنی ناک ٹیشو سے رگڑتا۔ دانین نے اسے دیکھا اور ہلکا سا ہنسی اور دانین کو خود پر ہنستا دیکھتا

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا۔دانین اور سانی کی بہت دوستی تھی۔وہ دونوں سگے بہن بھائیوں سے بھی زیادہ قریب تھے۔

سامنے کا منظر دیکھ کر صفی کی زبان کو بریک لگا۔کیونکہ انکے گھر میں پہلے سے مہمان آئے ہوئے تھے۔صفی کی آواز پر سب نے اس کی طرف دیکھا۔

"ارے میرے بچے آئے ہیں! آءواور ماموں کے سینے سے لگ جاءو۔"پر جوش لہجے میں کہتے انھوں نے اپنے بازو واکیے۔صفی،ماءل اور دانین تینوں بیک وقت آئے اور انکے گلے لگ گئے۔

"میری گھڑیا۔۔۔میرا بچا۔۔۔میری جان ماموں نے تم لوگوں کو بہت مس کیا۔"ان سب کا باری باری چومتے انھوں نے کہا۔جبکہ سانی خاموشی سے عائشہ بیگم کے ساتھ کھڑا انھیں دیکھ رہا تھا۔اس کو جھجک محسوس ہوتی تھی کیونکہ بے شک عائشہ بیگم اور باقی سب اس سے کتنا کریں لیکن وہ اس کا سگا ماموں تو نا تھا۔ایسے موقعوں پر اسے اپنے خونی رشتے ہونے کی چاہ اسے ہوتی۔عائشہ بیگم نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا کہ وہ بھی جائے لیکن وہ ہلکا سر نفی میں ہلا گیا جس پر انھوں نے اسے گھورا جس پر وہ ہلکا سا ہنسا۔

www.novelsclubb.com

انکوالگ کر کے حمدان صاحب نے سامنے سانی کی طرف دیکھا۔اور اپنے بازو کھولے۔

"تم نے اپنے ماموں کو یاد نہیں کیا؟"انھوں نے مصنوعی خفگی پوچھا جس پر سانی جھجکتے ہوئے ان کے گلے لگا۔

"السلام وعلیکم۔"بھاری گھمبیر آواز پر سب نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا تو سامنے سمیر اور اس کے ساتھ لڑکا جو اسی کی عمر کا تھا نظریں جھکائے کھڑا تھا۔

"وعلیکم السلام۔میرا بیٹا۔کیسے ہو؟میں نے تمھیں بہت یاد کیا۔اور یہ کون ہے۔"سمیر کو دیکھ کر عائشہ بیگم تیزی سے اس کے پاس آئیں اور اس کا ماتھا چوما۔

چھ فٹ کا نکلتا قد،گندمی رنگت اور پر کشش ذہین آنکھیں جو چشمے کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں،چہرے پر ہمہ وقت معصومیت کا راج ہوتا جبکہ وہ ہر تھوڑی دیر بعد اپنی عینک ٹھیک کرتا۔وہ بہت معصوم اور ذہین تھا۔اس لیے پورے خاندان میں مشہور تھا کہ 'سمیر شاہ جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔'انکی بے چینی پر ہلکا سا مسکرایا۔

"ارے پھوپھو جان میں بالکل ٹھیک ہوں۔آور میں نے آپ کو آپ سے زیادہ یاد کیا۔اور یہ میرا پروسی پلس بچپن کا دوست حافظ عیسی 'راءو۔"سمیر نے مسکرا کر تعرف کروایا اور

ایک نظر نظریں جھکائی دانین کو دیکھا اور پھر گہرا مسکرایا۔عائشہ بیگم نے عیسی 'کو بھی مسکرا کر پیار کیا۔اور پھر سانی، صفی اور روحان باری باری ملے۔

"آپ سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔" روحان نے پرجوش ہو کر عیسی 'سے کہا۔

"مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔"عیسی 'نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہا۔

"فکر نہ کریں ابھی پچتاوہ بھی ہو گا۔"سانی نے سنجیدگی سے کہا جس پر عیسی 'گہرا مسکرایا جبکہ سمیر ہلکا سا ہنسا۔

"اور یوسف اور احسان کیا حال ہے؟"سمیر نے ان سے پوچھا اور پھر وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

ادھر دانین اور ماءل کی صدافہ سے دوستی ہو گئی جبکہ خواتین اپنی باتوں میں مگن تھیں۔

کھانا بھی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔کھانے کے دوران اور اسکے بعد بھی دانین نے خود پر سمیر کی نظریں محسوس کیں تھیں۔انکی آپس میں سلام کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوتی تھی کیونکہ بے شک وہ کزن ہے لیکن ہے تو نا محرم ہی۔اور کوئی 'بھائی جیسا نہیں ہوتا۔بھائی صرف سگا بھائی ہی ہوتا ہے۔'جبکہ سانی تو اس کا رضائی بھائی تھا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

تہجد کی نماز پڑھ کر اس نے سلام پھیرا اور ہاتھ اٹھائے دعا کرنے لگی۔ جس میں وہ دعا کم اور اللہ سے باتیں زیادہ کرتی۔ ننھے ننھے موتی اپنی پناہ گاہ چھوڑ کر رخسار سے تھوڑی تک کا سفر طے کرنے میں مصروف تھے جبکہ لبوں پر ہمہ وقت مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔

آخر ایسا بھی کوئی ہوتا ہے؟

کوئی روتے ہوئے بھی مسکراتا ہے؟؟

کیا ایسا ممکن ہے؟

ہاں ایسا ممکن ہے۔ ہم نے اپنی سوچ کو اپنے آس پاس کے لوگوں تک محدود کر دیا ہے لیکن حقیقت میں ہمیں یہ بھی نہیں پتا ہوتا کہ ان کا انکے رب کے ساتھ تعلق کیسا ہے۔ ناول، کہانیاں وغیرہ میں جب ہم یہ پڑھتے ہیں تو خود سے اس کو فرضی مخض کر لیتے ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ ہم اپنے اس پاس کے لوگوں اور خود کو دیکھ کر یہ conclude کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں تو ایسے لاکھوں لوگ صرف اللہ کو ہی اپنا ہم راز جانتے ہیں۔ اس سے وہ باتیں کرتے جو کبھی خود سے کرنے کی ہمت نہ ہو۔ اور ایسے لوگ اپنی دعا اس

www.novelsclubb.com

یقین پر مانگتے ہیں کہ اللہ اسے ضرور قبول کرے گا کیونکہ اس نے جب کہا ہے کہ 'مجھ سے مانگو میں دوں گا' تو اتنی بے یقینی کیوں؟ بس جو دعائیں قبول نہ ہوں وہ اسی لیے قبول نہیں ہوتی کیونکہ ان میں ہماری بہتری نہیں ہوتی جبکہ اللہ تو ہمارے لیے بہترین فیصلے کرتا ہے۔ ہاتھ چہرے پر پھیر کر وہ کھڑی ہوئی اور جائے نماز طے کی۔ قرآن پاک اٹھا کر اس نے چوما اور پھر اس کی تلاوت شروع کی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"امی ویسے دانین آپی اور ماءل کتنی پیاری تھیں نا۔ مطلب انکی مسکراہٹ اور ان کے چہرے کتنے پر نور تھے نا۔ امی کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ سید زادی ہیں؟ امی میرا تو دل آگیا ہے دانین آپی پر۔" صدافہ جو آمنہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی آہستہ سے بولی۔ وہ خود دانین سے زیادہ خوبصورت تھی کیونکہ پٹھان جو تھی۔ لیکن دانین بھی کچھ کم نہ تھی وہ بھی بہت پیاری تھی اسکے چہرے کا نور ہر کسی کو مبہوت کر دیتا۔

"کیا کہنا چاہ رہی ہو؟" آمنہ بیگم نے ایک آئبرو اٹھا کر سوال کیا۔ جس پر صدافہ کی شکل ایسی تھی جیسے اسکی چوری پکڑ لی ہو۔

www.novelsclubb.com

"وہ امی۔۔۔میں کہہ رہی تھی کہ۔۔بھیا اب بڑے ہو گئے ہیں۔تو دانین آپی اور وہ۔۔ مطلب کتنا اچھا کپل لگے گا نا۔"صدافہ نے معصومیت سے کہا جبکہ اس کی بات پر آمنہ بیگم ہنس دیں۔

"مجھے بھی وہ بہت اچھی لگی لیکن بیٹا وہ لوگ سید ہیں اور سید صرف سیدوں میں ہی رشتہ کرتے ہیں۔"آمنہ بیگم نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

"لیکن امی ہم ٹرائی تو کر ہی سکتے ہیں نا؟"صدافہ نے اصرار کیا۔اسکو تو دانین عیسی' کے لیے بہت ہی زیادہ پسند آگئی تھی۔

"دیکھتے ہیں۔۔میں بات کرتی ہوں۔ویسے پہلے تمہارے بھیا سے بات کرنی پڑے گی۔" آمنہ بیگم نے سوچ کر کہا۔

"امی کوئی فائدہ نہیں ہے ویسے۔انھوں نے دیکھا ہی کب ہو گا۔انھیں تو نام بھی یاد نہ ہو شاید۔"صدافہ نے مسکرا کر کہا جس پر آمنہ بیگم نے سرہاں میں ہلایا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

لیپ ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کر کے اس نے ساتھ میز پر رکھا۔اور عینک اتار کر ساتھ میز پر رکھی ۔بیڈ پر لیٹ کر وہ چھت کو گھور رہا تھا۔ جبکہ ذہن تو کہی اور الجھا ہوا تھا۔پوری شام کی روداد کیسی فلم کی طرح اسکے ذہن میں چل رہی تھی۔ لیکن مرکز صرف ایک ہستی تھی 'سیدہ دانین رحمان'۔ وہ اس کا چہرہ تو نا دیکھ سکا کیونکہ اس نے خود کو اچھی طرح چھپایا ہوا تھا۔ صرف آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں اور وہ بھی جھکی ہوئیں۔ سمیر ہلکا سا ہنسا۔وہ بچپن سے دانین کو پسند کرتا تھا۔ لیکن ان میں اتنی بے تکلفی نہ تھی۔وہ تو اس کے بارے میں اتنا جانتا ہی نہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اس کو پاکیزہ لگتی تھی اور اسی پاکیزگی نے اسکے دل میں گھر کیا۔ بس وہ اسی وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ کام نبٹا کر یہاں آئے۔اب وہ جلد از جلد اپنا رشتہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔یہی سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

وہ اکیلی باغ میں چہل قدمی کر رہی تھی۔آہستہ سے نم ہری گھاس پر چلتے ہوئے وہ قدرت کے شاہکاروں کو مبہوت ہو کر دیکھ رہی تھی۔خوشگوار موسم صحت کو بھلا لگ رہا تھا۔ اطراف میں کھلتے رنگ برنگے پھول منظر کو چار چاند لگا رہے تھے۔

اچانک منظر بدلہ۔۔۔۔

کھلتے پھول مرجھا گئے۔۔۔

آسمان سرخ رنگ میں ڈوب گیا۔۔۔

اس نے پریشانی سے اطراف میں دیکھا۔۔۔۔۔

کوئی اسکی طرف آرہا ہے۔۔۔

شاید مارنے۔۔۔

لیکن وہ اس کی طرف نہیں آرہا تھا۔۔۔

اس نے دیکھا کہ اس نے کسی کی پیٹھ پر چھری ماری جو اس کے آگے کھڑا تھا۔

وہ کون تھا؟۔۔

کب آیا؟۔۔۔اور اس کو کیوں بچایا؟

یہ سب اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔۔۔

اس نے دیکھا جہاں جس کو اس نے چھری ماری تھی اس کا وجود سفید روشنی میں گم ہو گیا

جس کی روشنی کی وجہ سے اس شخص (جس نے چھڑی ماری تھی) نے اپنی آنکھیں میچیں۔

www.novelsclubb.com

اس کو کچھ سمجھ میں نہ آیا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو اسکے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔۔۔

وہ جاتے جاتے اس کے ہاتھ میں دے گیا تھا۔۔۔

منظر دھندلا گیا۔۔۔

کتاب کون سی تھی وہ نظر نہ آئی۔۔

صرف اس میں سے پھوٹتی صفید روشنی کے علاوہ کچھ بھی واضح نہ تھا۔۔۔

بس اس کو یہ پتا تھا کہ وہ شخص اس روشنی سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

اس نے سامنے دیکھا تو۔۔

بہت سے سائے اسکے آگے کھڑے تھے۔۔

شاید اسکی حفاظت کرنے؟

لیکن ایک ایک کر کے سارے ہوا میں تحلیل ہوتے رہے۔۔۔

اور ساتھ گر گئے۔۔۔

اب وہ اکیلی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتاب ہنوز اسکے ہاتھ میں تھی۔۔۔

اطراف میں سے بچوں کی رونے کی آواز، عورتوں کی صدائیں، کسی لڑکی کی چیخیں، کسی کی گھٹی گھٹی سسکیاں۔۔۔ان سب کی ملی جلی آواز آرہی تھی۔۔

سب اسے آوازیں دے رہے تھے

منظر اور خوفناک ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اسکے جانب قدم اٹھا رہا تھا۔۔

لیکن یہ کیا؟۔

اسکے ہاتھ میں خنجر نہ تھا۔۔۔

اب وہ نرمی سے اسکی جانب بھر رہا تھا۔۔۔

یعنی وہ اس کو مارنا نہیں چاہتا تھا؟

لیکن ایک دم سے اسکا نقاب کھل گیا۔۔۔

اس شخص نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔

اس نے اس کا چہرہ دیکھنا چاہا۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن !!!!!

ایک دم سے اسکی آنکھ کھل گئی۔۔۔

اس نے اطراف میں دیکھا۔۔۔اس کے چہرے پر ننھی ننھی بوندیں تھیں۔۔وہ خواب تھا۔۔

ذہن کچھ بیدار ہوا تو اس کو یاد آیا کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے کرتے سو گئی۔یہ اسکے ساتھ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ وہ تلاوت کرتے سو گئی ہو۔یہ بات پریشان کن تھی اور اس سے بھی زیادہ وہ خواب۔پھر اسکے کان کے پردوں پر اذان کی آواز پڑی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے

آواز پر وہ چونکی۔عام طور پر اذان بوڑھے لوگ ہی دیتے ہیں لیکن یہ آواز کسی جوان کی تھی۔صاف۔۔اور انتہا کی خوبصورت۔۔۔بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا

"ماشاللہ۔"وہ مسکرائی۔

پھر اس نے نماز ادا کی اور اپنے اللہ سے گفتگو کر کے باہر ٹیرس میں آ گئی۔

وہ ٹیرس کی جانب بڑھ گئی۔اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مبہوت ہو کر رہ گئی۔قدرت اپنے نئے روپ سے اسے متعرف کروا رہی تھی۔اور کیا کہیے! ایسے نظرے جو انسان کو حیرت کے سمند کی گہرائیوں میں غوطہ زن کر دیں۔پتوں کی دمکتی ہریالی ہر چیز کو مات دے رہی تھی اور سب سے زیادہ نمایاں تھی۔سفید دوپٹہ نماز کے سٹائل میں اوڑھے، اس کے ساتھ اس کا نور سے بھرپور چہرہ اور خوبصورت سی مدھم مسکراہٹ دیکھنے والے کو سکتے میں ڈالنے تک کی صلاحیت رکھتی تھی۔

دانین آپی آپ؟"" "سریلی اور میٹھی سی آواز پر وہ اس کے سحر سے باہر آئی۔چونک کر گردن موڑ کر اطراف کی سمت دیکھا جہاں صدافہ بالکونی پر کھڑی اس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔اس نے بھی خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

"اسلام و علیکم۔کیسی ہیں؟ کیا کر رہی تھیں؟" صدافہ نے پر جوش لہجے میں اس سے پوچھا

۔وہ اس کی خوشی پر ہلکا سا ہنسی۔

"وعلیکم السلام۔میں بالکل سے بھی زیادہ ٹھیک۔اتنا حسین موسم اوپر سے اتنا پیارا نظارہ۔ ہر کسی کا موڈ ٹھیک کر سکتا ہے۔اور میں نماز اور قرآن پاک پڑھ کر آرہی ہوں۔ویسے صدافہ ایک بات بتاؤ یہ اذان کون دیتا ہے۔اتنی حسین آواز بھی کسی کی ہوسکتی ہے؟قسم سے دل کو جاکر لگ رہی تھی آواز۔"دانین نے تجسس سے پوچھا۔اس کی بات پر صدافی پہلے حیران ہوئی پھر تو اس کے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔اس کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔آخر دانین نے اس کے بھائی کے بارے میں پوچھا۔اب وہ صحیح سے تعریف کرے گی۔

"وہ۔۔وہ میرے سب بڑے اور اکلوتے بھیاہیں۔حافظ عیسی 'راؤ۔وہ اذان دیتے ہیں۔ ان کو اذان دینا بہت اچھا لگتا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ خوبصورت کام اور کیا ہوگا جب آپ سورج طلوع ہونے سے مسجد میں کھڑے ہوکر نماز کی دعوت دے رہے ہو۔وہ کہتے ہیں کہ جب وہ فجر کی اذان دیتے ہیں تو ہر ایک لفظ ان کے دل سے نکلتا ہے۔اور آپ کو پتا ہے انکی یہ خواہش بھی ہے کہ وہ مکہ میں اذان دیں۔باقی اذانیں وہ اس لیے نہیں دیتے کیونکہ وہ یہاں پر نہیں ہوتے وہ اسلام آباد چلے جاتے ہیں۔"صدافہ اس کی بات کا جواب

جو ایک لفظ میں بھی دیا جا سکتا تھا اس کی پوری تشریح کر کے اس کو بتائی تھی۔ لیکن دانین نے یہ نوٹ نہیں کیا۔ اسکے دل میں حافظ عیسی 'راءو کے لیے ایک بہت پاکیزہ مقام بن گیا تھا۔

"ماشاللہ ماشاللہ۔ یہ تو بہت ہی خوبصورت سوچ ہے۔ اللہ انھیں اس بات کا اجر دے۔ لیکن وہ اسلام آباد کیوں چلے جاتے ہیں؟۔" دانین نے پہلے مسکرا کر پر سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"وہ اصل میں باباجانی کا بزنس وہاں سیٹ ہوا ہے اس لیے۔" صدافہ نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ بتایا۔ دانین نے اس کی نا ختم ہونے ولی مسکراہٹ اب نوٹ کی تھی۔ اسے تعجب ہوا بھئی اس میں اتنا مسکرانے والی کیا بات ہے۔

"اچھا صدافہ میں نیچے جاتی ہوں میرے چھوٹے بھائی آ گئے ہیں۔" دانین نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ صدافہ نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں سے سانی اور صفی شلوار قمیض میں آرہے تھے۔ دونوں ہی بہت پر کشش لگ رہے تھے۔۔ صدافہ نے فورا نظروں کا زاویہ بدل۔ اور اس کی یہ حرکت دانین نے نوٹ کی تھی۔ وہ مدھم سا مسکرائی۔

"اللہ حافظ۔"اس کے گال ہلکا سا کھینچ کر نیچے چلی گئی۔ جبکہ اس کی حرکت پر صدافہ مسکرائی اور آسمان کی طرف دیکھا۔

"یا اللہ پلیز انھیں میری بھابھی بنادیں۔آمین—"منہ پر ہاتھ پھیر کر وہ اندر کی طرف بھاگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بابا؟"سمیر نے دروازہ ہلکا سا نوک کر کے دروازہ کھولا۔دانین لوگوں گئے ہوئے دو دن ہو گئے تھے۔اب وہ حمدان صاحب اور یاسمن سے رشتہ لے کے جانے کی بات کرنا چاہتا تھا۔

"ارے سمیر بیٹا آ ءو نا۔"یاسمین اپنے ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھیں۔انھوں نے مسکرا کر اسے اندر آنے کی اجازت دی۔ حمدان صاحب جو ایک کتاب پڑھ رہے تھے اس پر سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ سمیر آ کر بیڈ کے سامنے پڑے صوفے پر جا بیٹھا۔اپنی عینک ٹھیک کی۔اور بات شروع کی۔

"ممی بابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔"اس کو بات کا آغاز اس طرح سے کرنا ہی بہتر لگا۔

دونوں میاں بیوی نے چونک کر اسے دیکھا پھر یاسمین ہنس پڑیں۔

"تم ہمیں اپنی پسند سے آگاہ کرنا چاہتے ہو؟"یاسمین صاحبہ نے مسکرا کر پوچھا۔جبکہ حمدان صاحب کے تاثرات سنجیدہ تھے۔ سمیر نے اثبات میں سر ہلایا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا حمدان صاحب بول پڑے۔

"سمیر شاہ تمھیں پتا ہے نا کہ ہم سید سیدوں میں ہی رشتہ کرتے ہیں۔اور ویسے بھی میں نے تمہارے لیے لڑکی پسند کر رکھی ہے۔"حمدان صاحب نے رعب دار آواز میں کہا۔

اس بار یاسمین بھی بڑی طرح چونکیں۔

"کون؟"سوالیہ یاسمین نے کیا تھا۔کرنا تو سمیر بھی چاہتا تھا لیکن زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سیدہ دانین رحمان"افففف۔۔۔کیا نام تھا۔کیا رعب تھا۔اور سمیر کو تو لگا اس کی دل کی مراد پوری ہو گئی ہو۔

"جی؟"وہ شاید اب بھی بے یقین تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ تمھیں کوئی اعتراض ہے؟" انھوں نے سخت لہجے میں پوچھا۔ جس پر وہ گڑبڑایا۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ میرا مطلب ہے کیا واقعی؟" سمیر نے بے چینی سے پوچھا۔ حمدان صاحب کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔ ان کے تاثرات دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا۔

"نہیں نہیں میرا مطلب تھا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔" اس سے دھیرے سے کہا۔ یاسمین صاحبہ حیرت سے کبھی شوہر کو دیکھتیں تو کبھی بیٹے کو۔

"رکیں! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ دانین اور یہ۔۔ نو نیور۔۔۔ کیسے ممکن ہے یہ؟ یہ دونوں ایک ساتھ سوٹ نہیب کرتے۔" انھوں نے اعتراض اٹھایا۔ ان کو دانین کے نقاب سے الجھن ہوتی تھی اور ویسے بھی وہ تو اپنی فیملی میں کروانا چاہتی تھیں اس کی شادی۔

"امی میں اور وہ ایک ساتھ میچ کرتے ہیں یا نہیں یہ قسمت کا فیصلہ۔ اور میری بھی یہی خواہش ہے۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔" سمیر نے دھیمے لہجے میں کہا۔ جس پر یاسمین کو کچھ اور کہنا فضول لگا۔ کیونکہ پہلی بار اس نے کوئی خواہش ظاہر کی تھی۔

"نہیں بیٹا میری بھی یہی خواہش ہے۔انشاءاللہ میں جلد جاؤں گا رشتہ لے کر۔" انھوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"شکریہ۔"

وہ کہہ کر اور ہلکا سا مسکرا کر باہر نکل گیا۔اور پیچھے وہ انتظار کرتے رہے گئے کہ وہ ان کو گلے لگائے گا یا اپنی خوشی کا اظہار کرے گا۔لیکن شاید کچھ رویے انسان کو بدل کر رکھ دیتے ہیں اور ایسا ہی ہوا تھا سمیر کے ساتھ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"عیسی' میری جان!"

عیسی' جو اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا رک کر آمنہ بیگم کی طرف متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"جی امی؟":

اسنے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا۔اور آمنہ بیگم اس کی اسی بات پر نہال ہوتی تھیں کہ جب بھی وہ ان کی طرف دیکھتا یا بات کرتا تو ہمیشہ مسکرا کر کرتا۔

"بیٹا تم سے ایک بات کرنی تھی۔" انھوں نے کہنا شروع کیا۔

"جی امی بتائیں۔" عیسی' نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا۔

"بیٹا مجھے دانین بیٹا پسند آئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اس کے گھر تمہارا رشتہ لے کر جاؤ۔" انھوں نے اپنی مخصوص دھیمی آواز میں کہا۔

"کون دانین؟" عیسی' نے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا۔ پیچھے سے آتی ہنسی کی آواز پر وہ چونکہ جہاں صدافہ منہ پر ہاتھ رکھ کر میٹھی ہنسی ہنسے رہی تھی۔ اس نے حیرت سے پہلے اسے دیکھا پھر اپنی ماں کو جو خود بھی مسکرا رہی تھیں۔ عیسی' کو حیرت ہوئی کے اس نے ایسا کیا پوچھ لیا۔

"دیکھا امی میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ انھیں یہ بھی نہیں پتا ہو گا کہ دانین کون ہے۔ اتنے نیک بھیا ہیں میرے۔" یہ کہہ کر وہ مسکرائی۔

"ہاں بالکل میرے بیٹے کی آنکھ میں بڑی حیا ہے۔ اور دانین سمیر کی پھوپھو کی بیٹی ہے جو اس دن آئی تھیں۔" انھوں نے پہلے فخر اور پھر اطمینان سے اسے بتایا۔

تو پھر کیا خیال ہے؟" آمنہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"امی جیسا آپ چاہیں۔ جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں۔ آ گر اللہ نے اسے میرے لیے چنا ہے تو مجھے یہ رشتہ دل و جان سے قبول ہے۔" عیسی' نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

آمنہ بیگم نے اس کی پیشانی چومی اور اسے بہت ساری دعائیں دیں۔ عیسی' اٹھا ان کا ماتھا چوما اور صدافہ کے ہلکی سی چپت لگا کر کمرے کا رخ کیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐

ان کو آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ اب تو ان کی سزا بھی ختم ہو گئی تھی۔ آج ہفتہ تھا یعنی کل سنڈے۔ تو آج پھر چاروں بیٹھے تھے سیکوینس (sequence) کھلنے اس دفعہ ٹیمینگ اس طرح تھیں کہ سانی اور دانین ایک طرف جبکہ صفی اور ماءل کی ٹیم تھی۔ سانی نے آخری سیکوینس بنایا اور سارے کارڈز اڑا دیے۔ صفی اور ماءل کے منہ سے بیک وقت نکلا 'آئے ہائے!' جبکہ سانی اور دانین اٹھے اور اپنے ہاتھ زی کی شکل میں کر کے گانے لگے

"راستہ چھوڑیے اب ہم آ گئے

گڑ بڑ کیے بنا یوں گا گئے

www.novelsclubb.com

سب کھینچ ٹانگیں پھر بھی چھا گئے نا

اور وہ سمجھے کہ ہم گھبرا گئے

پیچھے ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ"

سانی نے صفی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔ جس پر اس نے اسے پانچ انگلیاں دکھائیں۔

"در فٹے منہ۔" جبکہ ماءل تو رونے والی ہی ہو گئی تھی۔

"صفی بھیا آپ کی قسمت ہی خراب ہے اور آپ کی وجہ سے میری گڈ لک پر بھی کالے بادلوں کا بسیرا ہو گیا ہے۔" ماءل نے خفگی سے صفی سے کہا۔

"اوئے آرام سے میڈم ذرا فلیش بیک پر جاءو اور اپنی نگاہ کرم ڈالو تا کہ سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔" صفی نے بھی اپنی پچھلی جیت کا حوالہ دیا۔

"دودھ کو ایسا کریں چاٹ لیں یا ڈبے میں ڈال کر بلیوں کو کھیلا دیں۔" ماءل نے بھی دو ٹوک جواب دیا۔ جبکہ سانی اور دانین تو آرام سے الگ الگ سنگل صوفے پر بیٹھے انجوءے کر رہے تھے۔

"ماءل۔۔۔کالی بالوں والی ناگن اپنا ریڈ کارپٹ کتنی دفعہ کہا ہے کہ منہ تک ہی محدود رکھا کرو۔" صفی نے اس کی چلتی زبان پر کہا۔

"صفی بھیا آپ۔۔"

"بس۔۔۔۔" اماں کی آواز پر وہ ہوش میں آئے۔

"دماغ کی لسسی بنادی ہے ابھی میں کمرے میں واپس چلی جاءوں گی تو کاٹینیو کر لینا۔ وہ میں نے بتانا تھا کہ تمہارے ماموں آرہے ہیں پرسوں۔ کہہ رہے تھے کہ کوئی ضروری بات کرنی ہے۔" عائشہ بیگم کہہ کر کمرے میں چلیں گئیں۔ان کی بات پر سانی اور صفی کے درمیان خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا۔اتنے بچے وہ بھی نہیں تھے کہ سمیر کی دانین کے لیے پسندیدگی نہ جان سکیں یا ان کے آنے کے مقصد کو سمجھ نہ پائیں۔ سمجھ تو اماں بھی گئیں تھیں لیکن آخری فیصلہ تو دانین کا ہی ہونا تھا۔

www.novelsclubb.com

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اگلے دن وہ سارے ٹی-وی لاونج میں بیٹھے تھے۔ جبکہ سانی ایپرن پہنے کوئی خاص ڈش بنا رہا تھا۔ جب ملازمہ نے کسی آمنہ بیگم کے آنے کا بتایا۔ صفی تو کسی خاتون کا سن کر ویسے ہی کمرے میں چلا گیا تھا۔ لیکن دانین اور ماءل وہیں تھے۔ عائشہ بیگم خود حیران تھیں۔

عائشہ ان سے گلے ملیں اور صدافہ کو بھی پیار کیا۔ جبکہ صدافہ تو دانین اور ماءل کے ساتھ بیٹھ گئی۔ ماءل اس کی ہم عمر تھی اس لیے انکی آپس میں بڑی بن گئی تھی۔ دانین سانی کی مدد کرنے کے لیے کچن میں چلی گئی کیونکہ وہ بیچارا اب ریفریشمینٹ کی بھی تیاری کر رہا تھا۔

صفی بھی کمرے سے باہر آگیا تھا سانی کی مدد کروانے۔

"عائشہ میں آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں۔" آمنہ بیگم نے شائستگی سے کہا۔

"جی جی۔" انھوں نے الجھ کر کہا۔

"آپ میرے بیٹے عیسی' سے ملی ہی ہوئیں ہیں۔ مجھے آپ کی بیٹی دانین اپنے بیٹے کے لیے بہت پسند آئی ہے۔ آپ اپنی بیٹی کو میری بیٹی بنا دیں۔" انھوں نے پیار سے کہا۔ جبکہ کھانے کی ٹرالی اندر گھسیٹتی دانین کے کان میں یہ بات پڑی تو بے ساختہ اسکے کان میں

www.novelsclubb.com

صدافہ کی آواز گونجی ('میرے بڑے اور اکلوتے بھائی حافظ عیسی 'راء' دیتے ہیں اذان۔ ان کو اذان دینا بہت اچھا لگتا ہے۔)

اس نے ایک دم خیال جھٹکا۔اور کھانا سرو کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس کے ساتھ سانی اور صفی بھی آئے تھے اور رشتے کی بات سن کر سلام کر کے وہیں بیٹھ گئے۔وہ کتنی ہی بچوں والی حرکتوں کر لیں لیکن آج وہ بڑے بھائی بن کر بیٹھے تھے۔

عائشہ بیگم انکی بات پر کافی دیر تک خاموش رہیں۔پھر انکو مخاطب کیا۔

"دیکھیں میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں۔لیکن معذرت کے ساتھ اصل میں ہم صرف سیدوں میں ہی رشتہ کرتے ہیں۔" عائشہ بیگم نے مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔انکی بات پر سانی نے سر اٹھا کر دیکھا۔اسے یہ بات اچھی نہیں لگتی تھی۔وہ کہتا تھا کہ جو سید نہیں ہیں وہ اچھوت تھوڑی ہیں۔آمنہ بیگم ان کی بات پر بمشکل مسکرائیں۔

"جی بالکل آپ ٹھیک کہہ رہیں ہیں لیکن میں ایک دفعہ پھر کہوں گی کہ آپ پھر سوچیے گا کیونکہ اللہ کے نزدیک سب برابر ہیں۔" انھوں نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا جبکہ اپنی بات میں چھپا پیغام وہ اچھی طرح انکو پہنچا چکی تھیں۔

"جی بالکل ہم سوچ کر بتائیں گے۔ ہمیں کچھ دن کا وقت دیجیے۔ آگے اللہ مالک ہے۔"

اس سے پہلے کہ عائشہ بیگم کچھ کہتیں سانی بول پڑا جبکہ اماں کے دیکھنے پر اس نے انھیں آنکھوں سے اشارہ کیا جس پر اماں خاموش ہو گئیں۔ سانی کی بات پر آمنہ بیگم اور صدافہ دونوں خوش ہو گئیں۔

"شکریہ بیٹا۔ انشاءاللہ اللہ بہتر کرے گا۔" انھوں نے خوش ہو کر کہا اور دو تین باتیں کر کے واپس چلی گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسلام و علیکم۔" بھوری قمیض پہنے اور جھکے کندھے کے ساتھ کوئی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ آواز پر عیسی' نے چہرا اٹھا کر دیکھا جہاں ایک درمیانی عمر کا آدمی کندھے اور چہرا جھکائے ہاتھ میں نیلی فائل لیے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"و علیکم السلام۔ ارے مرتضی' صاحب آپ؟ آیئے بیٹھیں۔" عیسی' نے فورا کھڑے ہو کر اپنی میز کے سامنے والی کرسی ان کے آگے کی جبکہ اس کے چہرے پر نرم سا تاثر اور

مدھم مسکراہٹ نے بسیرا کیا ہوا تھا۔ ملازم وہ اس کے تھے اور آٹھ کر وہ ان کے آگے چیئر کرتا۔ مرتضی 'صاحب نے مسکرا کر عیسی 'کو دیکھا۔

کیا اتنا با اخلاق اور باکردار مرد آج بھی ہوتا ہے؟

کیا اتنا نیک کوئی جوانی میں آج کے زمانے میں ہو سکتا ہے؟

کیا کیسی جوان کے لیے عزت کرنے کی وجہ 'پیسہ 'نہیں 'عمر اور اس کا رشتہ 'ہوتا ہے؟

کیا ایسا ممکن ہے؟

شاید ہاں!

شاید نہیں یقینا!

اگر لڑکی مومنہ ہو سکتی ہے تو لڑکا بھی مومن آج کے زمانے میں ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ صرف سوچ ہی سکے۔ سر جھٹک کر مسکرا کر بیٹھ گئے۔

"کیسے ہیں آپ؟ اور اگر آپ نے آنا تھا تو آپ بتا دیتے آپ کا بیٹا خود لینے آ جاتا۔" عیسی 'نرمی سی کہا اور سامنے والی سیٹ پر جا بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک الحمداللہ۔اور بیٹا جی ہم نوکر ہیں آپ کے۔آپ ایسا کر کے شرمندہ کر دیتے۔

"انھوں نے شفقت سے کہا۔

"کس نے کہہ دیا کے آگر ہمارا کوئی کام کرتا ہے تو ہم نے اسے خرید لیا۔اور آپ تو میرے باپ کی جگہ ہیں۔"عیسی'نے خفگی سے کہا۔اس کے انداز پر وہ ہنس پڑے۔

"ارے بیٹا۔تمہارے لیے تو جان بھی قربان۔یہ کام آدھا ہو گیا ہے۔۔دیکھ لو۔"انھوں نے فائل آگے کی۔

"ارے ماشااللہ۔زبردست۔اب جلد پتا چل جائے گا کہ وہ مہمان کون ہے جو ہمارے کے پاس خود چل کر آیا ہے۔"اس نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں انشاءاللہ۔ضرور۔"انھوں نے دل سے کہا۔

"ویسے آج کل مجھے فیلنگ آرہی کہ میں ایجنٹ ہوں اور مشن کر رہا ہوں۔سچ میں نولز والی فیلنگ آرہی جس میں آخر میں ہیرو ایجنٹ نکل آتا ہے۔"عیسی'نے مسکرا کر کہا۔

جس پر وہ بھی ہنس دیے۔

★★★★★★★★★

یہ تم نے کیا کہا ہے سانی کہ سوچ کر بتائیں گے۔بیٹا کسی کو جھوٹی امید نہیں دلوائی چاہئے۔ تمہیں پتا ہے بیٹے کہ یہ ممکن نہیں ہے۔بھائی تو کبھی نہیں مانے گے۔وہ تو ویسے ہی سمیر کے لیے آرہے ہے تو بات ختم۔"اماں نے اداس لہجے میں کہا۔سانی نی ان کی بات پر سر اٹھایا۔

"اماں اس دن ہم جب فجر کی نماز پڑھنے مسجد گئے تھے تو آپ کو پتا ہے عیسی 'بھائی نے اذان دی تھی اور نماز بھی انھوں نے پڑھائی۔اور اتنی پیاری آواز کے بسس۔۔۔۔سحر انگیز۔۔۔اور سمیر بھیا تو وہاں نماز بھی پڑھنے کے لیے۔نہیں آئے۔ویسے اماں اس معاملے میں عیسی 'بھائی بازی لے گئے۔"آواز صفی کی تھی جو خاموش تھا۔اب بولا تھا۔

"امی یہ سیدوں کی شادی سیدوں والا معاملہ سائڈ پر رکھیں کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ کس کا تعلق اللہ کے ساتھ کیسا ہے۔میں اپنی بہن کی رائے جاننا چاہتا ہوں۔وہ جیسا کہے گی ویسا ہی ہو گا۔اس کا ہی فیصلہ ہو گا۔اب وہ سمیر ہو یا عیسی'یا دونوں نہیں۔"سانی نے ان کے یاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا۔جس پر اماں نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تو دانین کا فیصلہ کیا ہو گا؟

www.novelsclubb.com

Answer on Instagram anjan.musannifa

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com